

## کتابِ دانی ایل - نمبر ایک سو پچیس

نبوی اہمیت کا انکشاف: دانیال ۱۱:۴۰ کی تشریح اور عصرِ حاضر کی مسیحیت پر اس کے مضمرات

Jeff Pippenger

2024-03-09

دانیال باب گیارہ کی آیت چالیس وقتِ انجام پر شروع ہوتی ہے، مگر یہ آیت وقتِ انجام کے دو اوقات کی نشاندہی کرتی ہے، اور یوں پیشین گوئی کے طالب علم کو یہ موقع دیتی ہے کہ پہلے وقتِ انجام کو دوسرے وقتِ انجام کے ساتھ ہم آہنگ کرے۔ جب یہ اطلاق کیا جاتا ہے، تو 1798 میں شروع ہونے والی ملرائٹ تاریخ کی لکیر 1989 میں ریاستہائے متحدہ کی تاریخ کے ساتھ متوازی چلتی ہے۔ یہ دونوں لکیریں حقیقی پروٹسٹنٹ سینگ کی لکیر اور مکاشفہ باب تیرہ کے زمین سے نکلنے والے درندے کے جمہوری سینگ کی لکیر کی نشاندہی کرتی ہیں۔ دونوں لکیریں 1798 کے وقتِ انجام پر شروع ہوتی ہیں، اور 1989 کا وقتِ انجام محض تکمیل کرتا ہے اور ان حق کے سنگِ میلوں کے لیے دوسری گواہی فراہم کرتا ہے جو اس آیت میں مہر کھلنے سے آشکار ہوتے ہیں۔

تیسرے فرشتے کی تحریک 22 اکتوبر 1844 کو آپہنچی، لیکن 1856 سے 1863 کی سات سالہ بغاوت کے باعث مؤخر ہو گئی۔ تیسرے فرشتے کی آمد 11 ستمبر 2001 کو دوبارہ ہوئی۔ 1863 کی مثال قدیم اسرائیل کے قادس میں پہلے پڑاؤ اور دس جاسوسوں کی بغاوت سے دی گئی تھی، اور 11 ستمبر 2001 کی مثال قدیم اسرائیل کے قادس میں آخری پڑاؤ اور موسیٰ کی بغاوت سے دی گئی تھی۔ 1863 کی بغاوت قادس کی پہلی بغاوت کی نمائندگی کرتی تھی، جس کے نتیجے میں بیابان میں موت کا فیصلہ صادر ہوا۔ 11 ستمبر 2001 کی بغاوت قادس کی آخری بغاوت کی نمائندگی کرتی تھی، جس کے نتیجے میں لاودیکیائی ایڈونٹزم کی قیادت کی موت واقع ہوئی۔

11 اگست 1840 کو فرشتے کا نزول، جس نے 1840 سے 1844 تک کی تحریک کا آغاز کیا، جسے سسٹر واٹ نے خدا کی قدرت کا شاندار ظہور کہا، 11 ستمبر 2001 کی تمثیل تھا اور خدا کی قدرت کے ایک شاندار ظہور کی نشاندہی کی۔

"وہ فرشتہ جو تیسرے فرشتے کے پیغام کی منادی میں شرکت کرتا ہے، اپنے جلال سے تمام زمین کو روشن کرے گا۔ یہاں ایک ایسے کام کی پیشین گوئی کی گئی ہے جو عالمی پیمانے پر وسعت رکھتا ہوگا اور غیر معمولی قوت کا حامل ہوگا۔ 1840 تا 1844 کی آمدِ مسیح کی تحریک خدا کی قدرت کا شاندار مظاہرہ تھی؛ پہلے فرشتے کا پیغام دنیا کے ہر مشنری مرکز تک پہنچایا گیا، اور بعض ممالک میں مذہبی دلچسپی اپنی انتہا پر تھی، ایسی جو سولہویں صدی کی اصلاحِ مذہب کے بعد کسی بھی سرزمین میں دیکھی نہیں گئی؛ لیکن ان سب کو تیسرے فرشتے کی آخری تنبیہ کے تحت اٹھنے والی زور آور تحریک پیچھے چھوڑ دے گی۔" دی گریٹ کنٹروورسی، 611۔

تیسرے فرشتے کی پہلی آمد 22 اکتوبر 1844 (پہلا قادس) کو کام مکمل کرنے کے لیے تھی، مگر خدا کے لوگوں نے ایک نیا رہنما چننے اور مصر لوٹ جانے کا فیصلہ کیا۔ 1863 تک انہوں نے "یریحو کو دوبارہ تعمیر کر لیا تھا"، اس کے بجائے کہ وہ خدا کے اس کام میں حصہ لیتے کہ یریحو کی دیواریں گرائی جاتیں۔ چنانچہ وہ لعنت زدہ ٹھہرے، اور بیابان میں موت ان کا مقدر بنی۔

اور یشوع نے اس وقت انہیں قسم دے کر کہا، خداوند کے حضور ملعون ہو وہ شخص جو اٹھ کر اس شہر یریحو کو بنائے؛ وہ اس کی بنیاد اپنے پہلوٹھ پر ڈالے گا، اور اپنے سب سے چھوٹے بیٹے پر اس کے پھاٹک قائم کرے گا۔ یشوع 6:26۔

جیسے قدیم اسرائیل نے پہلے قادش پر یوشع اور کالب کے پیغام کو رد کر دیا تھا، اسی طرح جدید اسرائیل کی پہلے قادش (1863) پر بغاوت نے ان پر یوشع کی لعنت نازل کر دی۔ جب تیسرا فرشتہ 11 ستمبر 2001 (آخری قادش) کو واپس آیا، تو خدا کی طرف سے آریحا اور اس کی فصیلوں کو گرانے سے پہلے کا آخری کام شروع ہوا۔

22 اکتوبر 1844 تیسرے فرشتے کی آمد کی نشاندہی کرتا ہے، اور اس طرح یہ آخری دنوں میں عنقریب آنے والے اتوار کی آمد کی بھی نشاندہی کرتا ہے۔ 1863 تیسرے فرشتے کے اس آزمائشی دور کے خاتمے کی نشاندہی کرتا ہے جو 22 اکتوبر 1844 کو شروع ہوا تھا۔ لہذا 1863 عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کی علامت ہے، کیونکہ یسوع ہمیشہ انجام کو آغاز کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ 1863 میں قوم دو طبقوں میں منقسم ہو گئی تھی، اور اسی طرح اتوار کے قانون کے وقت بھی دو طبقے ظاہر ہوں گے۔

ملیرائٹ تاریخ میں تیسرے فرشتے کی آزمائشی مدت 1844 میں شروع ہوئی اور 1863 میں ختم ہوئی، اور اس کی ابتدا اور اختتام دونوں آخری ایام کے اتوار کے قانون کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ ابتدا (1844) اور اختتام (1863) کے درمیان کی تاریخ میں ملیرائٹ تحریک کی بغاوت (1856) واقع ہوئی۔ یوں یہ دور "سچائی" کی مہر رکھتا ہے۔ 11 ستمبر 2001 کو دوسری بار قادش کی طرف واپسی تیسرے فرشتے کے آزمائشی عمل کی ابتدا کی نشاندہی کرتی ہے، جو عنقریب آنے والے اتوار کے قانون پر ختم ہوتا ہے، جس کی تمثیل 1863 میں ملتی ہے۔

اس اتوار کے قانون سے لے کر انسانی مہلت کے بند ہونے تک، یریحو اور اس کی دیواریں ڈھا دیے جائیں گے، اُس تنفیذی عدالت کے مطابق جو اُس تاریخ میں پیش کی گئی بابل کی فاحشہ کے خلاف ہے۔ آیت چالیس 1798 میں شروع ہوتی ہے اور آیت اکتالیس میں عنقریب آنے والے اتوار کے قانون پر ختم ہوتی ہے۔ 1798 کا وقت آخر خدا کی کلیسیا کے داخلی سلسلے کی نمائندگی کرتا ہے، جو پہلے فرشتے کی تحریک کے ملرائٹوں سے شروع ہو کر تیسرے فرشتے کی تحریک اور ایک لاکھ چوالیس ہزار تک پہنچتا ہے۔ یہ سب ایک ہی آیت میں۔

شمال کے بادشاہ اور جنوب کے بادشاہ کے درمیان وہ جنگ جو 1798 میں جنوب کے بادشاہ کے عروج کے ساتھ شروع ہوئی تھی، 1989 میں اس وقت اختتام کو پہنچی جب جنوب کا بادشاہ بائبل کی نبوت کی پانچویں اور چھٹی بادشاہتوں کے درمیان قائم اتحاد کے ہاتھوں شکست کھا گیا۔ 1798 میں شروع ہونے والی شمال کے بادشاہ اور جنوب کے بادشاہ کی اس جنگ کو ملیرائٹس نے روم کے خلاف جنگ کے طور پر پہچانا، جسے وہ محض بت پرستی اور پاپائیت کی دو ویران کرنے والی قوتیں سمجھتے تھے۔ جب یہ جنگ 1989 میں ختم ہوئی تو تینوں ویران کرنے والی قوتیں اس میں شامل تھیں، اور یہ ان تین قوتوں کی اس نبوی تصویر کشی کی ابتدا تھی، جو دنیا کو ہر مجددوں تک لے جاتی ہیں، جسے دانی ایل باب گیارہ کی آیت پینتالیس میں جغرافیائی طور پر پیش کیا گیا ہے۔

آیات چالیس سے پینتالیس تین قوتوں کی نبوتی حرکیات کی نشاندہی کرتی ہیں جو پوپ کو سمندروں اور پرشکوہ مقدس پہاڑ کے درمیان اس کے انجام تک پہنچاتی ہیں۔ اگر اسے صحیح طور پر سمجھا جائے تو آیت اکتالیس میں پیش کی گئی نبوتی تاریخ آیات اکتالیس سے چوالیس تک کا احاطہ کرتی ہے۔

لہذا، 1989 میں اختتامی زمانے سے شروع کرتے ہوئے، 1798 کی دوسری گواہی کے ساتھ، جو جنوب کے بادشاہ اور شمال کے بادشاہ کے درمیان جنگ کے آغاز اور انجام کی نشاندہی کرتی ہے، آیت اکتالیس تا چوالیس ایک ایسی پاپائیت کے ثلاثی اتحاد کی نشاندہی کرتی ہیں جس کا مہلک زخم شفا پا چکا ہے، اور آیت پینتالیس وہ مقام ہے جہاں وہ اپنے انجام کو پہنچتی ہے۔ ان آیات کو جب اس نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو یہ خدا کی کلیسیا کے باہر کی تاریخ پیش کرتی ہیں، جیسا کہ مکاشفہ کی کتاب میں سات مہروں اور سات کلیسیاؤں کے باہمی تعلق سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

نبوتی تاریخ کا وہ سلسلہ جس کی نمائندگی 1798 کرتا ہے، بنیادی طور پر تحقیقی عدالت کی نمائندگی کرتا ہے، اور وہ سلسلہ جو اسی نقطہ آغاز سے 1989 میں شروع ہوتا ہے، بنیادی طور پر تنفیذی عدالت کی نمائندگی کرتا ہے۔ 1798 میں زور بنیادی طور پر اس پیغامبر کے کام پر ہے جو عہد کے پیغامبر کے لیے راہ تیار کرتا ہے، اور 1989 میں زور بنیادی طور پر الیاس کی مانند پیغامبر کے کام پر ہے۔

1798 سے، جب کتابِ دانی ایل کی مہر کھولی گئی، نبوتی تاریخ کے متعلق ہمارے علم میں اضافہ ہوا ہے، جس میں مسیح اپنی قوم کو ایسے عہدی تعلق میں لے جاتا ہے جو الوہیت اور انسانیت کے دائمی اتحاد کی تکمیل کرتا ہے۔ آخری دنوں کے اس عہد کی کلام مقدس میں بارہا نشاندہی کی گئی ہے۔

دیکھو، وہ دن آتے ہیں، خداوند فرماتا ہے، کہ میں اسرائیل کے گھرانے اور یہوداہ کے گھرانے کے ساتھ ایک نیا عہد باندھوں گا۔ اس عہد کے مطابق نہیں جو میں نے ان کے باپ دادا کے ساتھ اُس دن باندھا تھا جب میں نے ان کا ہاتھ پکڑا تاکہ انہیں مصر کے ملک سے نکال لاؤں؛ جس عہد کو انہوں نے توڑ دیا، حالانکہ میں ان کا شوہر تھا، خداوند فرماتا ہے۔ بلکہ یہ وہ عہد ہوگا جو میں اسرائیل کے گھرانے کے ساتھ ان دنوں کے بعد باندھوں گا، خداوند فرماتا ہے: میں اپنی شریعت ان کے باطن میں رکھوں گا اور اسے ان کے دلوں پر لکھوں گا؛ اور میں ان کا خدا ہوں گا اور وہ میری قوم ہوں گے۔ اور اب کوئی شخص اپنے پڑوسی اور اپنے بھائی کو یہ کہہ کر نہیں سکھائے گا کہ خداوند کو جان لو؛ کیونکہ وہ سب مجھے جانیں گے، ان میں چھوٹے سے لے کر بڑے تک، خداوند فرماتا ہے؛ کیونکہ میں ان کی بدکاری معاف کروں گا اور ان کے گناہ کو پھر یاد نہ کروں گا۔ یرمیاہ 31:31-34

تمام انبیاءِ آخری دنوں کی نشاندہی کر رہے ہیں، اور نبوت میں "آخری دنوں" کی اصطلاح عدالت کے زمانے کی نمائندگی کرتی ہے۔ پہلا فرشتہ 1798 میں، وقتِ انجام پر، آیا تاکہ 1844 میں عدالت کے آغاز کا اعلان کرے، جو آخری دنوں کی آمد بھی ہے۔ آخری دن وہی یرمیاہ کے "دن" ہیں جو آئیں گے، جب خدا اپنے لوگوں کی "بدکاری" کو "معاف" کرے گا اور ان کے گناہوں کو "پھر یاد نہ کرے گا"۔ یہ کام مسیح کے وسیلہ، بطور سردارِ کاہن، حقیقی روزِ کفارہ میں، "آخری دنوں" کے دوران انجام دیا جاتا ہے۔

اگر ملرائٹ ایڈونٹسٹ ایمان کے ساتھ تیسرے فرشتے کی بڑھتی ہوئی روشنی میں چلتے رہتے، جو 22 اکتوبر 1844 کو آیا تھا، تو وہ اب تک یسوع کے ساتھ اپنے ابدی گھر میں ہوتے۔ یہی مراد یرمیاہ کی ہے جب وہ کہتا ہے، "ان دنوں کے بعد۔" "وہ دن" وہ نبوتی ادوار ہیں جو 1844 تک لے گئے اور اسی میں ختم ہوئے۔ یہ وہی "دن" ہیں جن کا حوالہ دانی ایل کے باب بارہ میں ہے۔

لیکن تو انجام تک اپنے راستے پر چلتا رہ، کیونکہ تو آرام کرے گا، اور دنوں کے آخر میں اپنے حصے میں کھڑا ہوگا۔ دانی ایل 12:13

"دنوں کے آخر میں"، یا جیسا کہ یرمیاہ کہتا ہے، "ان دنوں کے بعد"، مسیح نے یہ ٹھہرایا کہ اپنی شریعت اپنے لوگوں کے باطن میں رکھے اور اپنی شریعت ان کے دلوں پر لکھے۔ باطن سے مراد ادنیٰ فطرت ہے، یا جیسا کہ پولس اسے "جسم" کہتا ہے، اور دل سے مراد اعلیٰ فطرت ہے۔ اس عہد میں یہ وعدہ ہے کہ تبدیلی کے وقت اپنے لوگوں کو نیا ذہن دے اور آمدِ ثانی پر نیا بدن عطا کرے۔ آدم کے ساتھ انسان گرا، جو خدا کی صورت پر پیدا کیا گیا تھا، اور جیسے اعلیٰ اور ادنیٰ دونوں فطرتیں دی گئی تھیں۔ مسیح کا عہد یہ ہے کہ انسانیت کو اس کی دوہری فطرت سمیت گناہ کی لعنت سے چھڑائے۔

اس زمین کی تاریخ کے آخری دنوں میں، خدا کا اپنے احکام کی پاسداری کرنے والی قوم کے ساتھ عہد کی تجدید ہوگی۔ "اُس دن میں ان کے لیے میدان کے جانوروں، آسمان کے پرندوں اور زمین کے رینگنے والے جانداروں کے ساتھ عہد باندھوں گا؛ اور میں کمان اور تلوار کو توڑ ڈالوں گا اور جنگ کو زمین سے ختم کر دوں گا، اور انہیں امن سے بساؤں گا۔ اور میں تجھے اپنے ساتھ ابد تک منسوب کروں گا؛ ہاں، میں تجھے راستبازی، انصاف، شفقت اور رحمتوں میں اپنے ساتھ منسوب کروں گا۔ میں تجھے وفاداری میں بھی اپنے ساتھ منسوب کروں گا؛ اور تو خداوند کو پہچان لے گا۔"

'اور خداوند فرماتا ہے کہ اُس دن ایسا ہوگا کہ میں آسمانوں کو جواب دوں گا، اور وہ زمین کو جواب دیں گے؛ اور زمین غلہ اور مے اور تپل کو جواب دے گی؛ اور یہ یزرعیل کو جواب دیں گے۔ اور میں اُسے زمین میں اپنے لیے بوؤں گا؛ اور اُس پر رحم کروں گا جس پر رحم نہ کیا گیا تھا؛ اور اُن سے کہوں گا جو میرے لوگ نہ تھے، تم میرے لوگ ہو؛ اور وہ کہیں گے، تو میرا خدا ہے۔' ہوشع 14:2-23.

"اُس دن ... اسرائیل کی بچ رینے والی باقیّت، اور یعقوب کے گھرانے میں سے جو بچ نکلے ہوں گے، ... سچائی میں اسرائیل کے قدوس یعنی خداوند پر تکیہ کریں گے۔" یسعیاہ 10:20۔ "ہر قوم اور قبیلہ اور زبان اور امت" میں سے ایسے لوگ ہوں گے جو خوشی سے اس پیغام کو قبول کریں گے: "خدا سے ڈرو، اور اُس کو جلال دو کیونکہ اُس کی عدالت کی گھڑی آ پہنچی ہے۔" وہ ہر اُس بت سے منہ موڑ لیں گے جو انہیں اس زمین سے باندھتا ہے، اور "اُس کی عبادت کریں گے جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور پانی کے چشمے بنائے۔" وہ ہر طرح کے بندھنوں سے اپنے آپ کو آزاد کریں گے، اور دنیا کے سامنے خدا کی رحمت کی یادگاروں کے طور پر کھڑے ہوں گے۔ ہر الہی تقاضے کی فرمانبرداری کرتے ہوئے، وہ فرشتوں اور انسانوں کی نظر میں ایسے لوگ پہچانے جائیں گے جو "خدا کے احکام کی پابندی کرتے ہیں اور یسوع کے ایمان کو رکھتے ہیں۔" مکاشفہ 14:6-7، 12.

'دیکھو، خداوند یوں فرماتا ہے: وہ دن آتے ہیں کہ ہل چلانے والا کاٹنے والے سے آگے نکل جائے گا، اور انگور روندنے والا بیج بونے والے سے بھی آگے نکل جائے گا؛ اور پہاڑوں سے میٹھی مے ٹپکے گی، اور سب ٹیلے پگھل جائیں گے۔ اور میں اپنی قوم اسرائیل کی اسیری کو پھر سے بحال کروں گا، اور وہ اجڑے ہوئے شہر تعمیر کریں گے اور اُن میں بسیں گے؛ اور وہ تاکستان لگائیں گے اور اُن کی مے پیئیں گے؛ وہ باغ بھی لگائیں گے اور اُن کا پھل کھائیں گے۔ اور میں انہیں اُن کی زمین میں لگا دوں گا، اور وہ پھر اپنی اُس زمین سے اکھاڑے نہ جائیں گے جو میں نے انہیں دی ہے، خداوند تیرا خدا فرماتا ہے۔ عاموس 9:13-15۔' ریویو اینڈ پیرلڈ، 26 فروری، 1914.

جب یرمیاہ کہتا ہے "ان دنوں کے بعد"، تو وہ 'دن' جو اس کام سے پہلے تھے جس کی نمائندگی مسیح کے اپنی ہیکل میں اسے پاک کرنے کے لیے اچانک آنے سے ہوتی ہے، وہ نبوتی عرصے تھے جو 1798 اور 1844 میں ختم ہوئے۔ ان نبوتی دنوں (عرصوں) کے خاتمے نے اُن چھپالیس برسوں کی نشاندہی کی جن میں مسیح نے ملرائٹ ہیکل قائم کی، اور جب وہ 22 اکتوبر 1844 کو اچانک آیا تو وہ ملاکی باب تین کو پورا کر رہا تھا، جسے اُس نے اپنی خدمت کے آغاز اور انجام پر ہیکل کو پاک کرتے وقت بھی پورا کیا تھا۔

"ہیکل کو دنیا کے خریداروں اور بیچنے والوں سے پاک کرتے ہوئے، یسوع نے یہ اعلان کیا کہ اُس کا مشن دل کو گناہ کی آلودگی سے—یعنی دنیاوی خواہشات، خودغرض شہوات اور بری عادتوں سے—پاک کرنا ہے، جو روح کو بگاڑ دیتی ہیں۔ ملاکی 3:1-3 نقل کیا گیا۔" زمانوں کی آرزو، 161.

اور 'ان دنوں کے بعد'، مسیح نے ارادہ کیا تھا کہ وہ اُس ہیکل کو پاک کرے جو اُس نے قائم کی تھی، جو اس کے اُس کام کی نمائندگی کرتی تھی، یعنی اپنے لوگوں کے دلوں کو گناہ کی آلودگی سے پاک کرنا، یا جیسا کہ یرمیاہ بیان کرتا ہے، اپنی شریعت دلوں پر اور باطن میں لکھنا۔

اور چونکہ اُس نے اُن میں قصور پایا، وہ کہتا ہے، دیکھو، وہ دن آ رہے ہیں، خداوند فرماتا ہے، جب میں اسرائیل کے گھرانے اور یہوداہ کے گھرانے کے ساتھ ایک نیا عہد باندھوں گا۔ وہ اس عہد کی مانند نہ ہوگا جو میں نے اُن کے باپ دادا کے ساتھ اُس دن باندھا تھا جب میں نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر انہیں ملک مصر سے نکالا تھا؛ کیونکہ وہ میرے عہد پر قائم نہ رہے، اور میں نے بھی اُن پر التفات نہ کیا، خداوند فرماتا ہے۔ کیونکہ یہ وہ عہد ہے جو اُن دنوں کے بعد میں اسرائیل کے گھرانے کے ساتھ باندھوں گا، خداوند فرماتا ہے: میں اپنے قوانین اُن کے ذہن میں ڈالوں گا اور انہیں اُن کے دلوں پر لکھوں گا؛ اور میں ان کا خدا ہوں گا اور وہ میری قوم ہوں گے۔ عبرانیوں 8:8-10.

الفاظ "وہ دن" دانی ایل کے "ایام کے اختتام" تھے، جو 1798 اور 1844 میں ختم ہوئے۔ 1798 میں شروع ہونے والی پروٹسٹنٹ سینگ کا سلسلہ، دانی ایل باب گیارہ کی آیت چالیس میں، اس عہدی تعلق پر زور دیتا ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کے ساتھ قائم کیا جاتا ہے۔ عبرانی لفظ "قرعہ" ایک چھوٹا پتھر تھا جو کسی کی تقدیر کا تعین کرنے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ دانی ایل سے کہا گیا کہ وہ جا کر آرام کرے (موت میں)، یہاں تک کہ "ایام کا اختتام" آئے، جب 1844 میں عدالت شروع ہوگی اور اس کی تقدیر متعین کی جائے گی۔

لیکن تو انجام تک اپنے راستے پر چلتا رہ، کیونکہ تو آرام کرے گا، اور دنوں کے آخر میں اپنے حصے میں کھڑا ہوگا۔ دانی ایل 12:13

"ایام" کے "ایام کے اختتام" سے مراد وہ وقت سے متعلق نبوی پیش گوئیاں ہیں جو 1844 میں ختم ہوئیں، کیونکہ اس کے بعد نبوتی وقت پھر باقی نہ رہے گا۔ دو ہزار تین سو برس، جو "مارہ" روایا تھے—یعنی مسیح کا اپنے مقدس میں اچانک ظہور—اس وقت ختم ہو گئے، اور آخری قہر کے دو ہزار پانچ سو بیس برس بھی ختم ہو گئے، بالکل جیسے 1798 میں وقت انتہا پر پہلے قہر کے ایام ختم ہو گئے تھے۔ "ان دنوں کے بعد" جس کا حوالہ یرمیاہ دیتا ہے، اسی پر بعد میں پولس نے گفتگو کی۔ پولس نے یرمیاہ کے "ان دنوں کے بعد" کا دو مرتبہ حوالہ دیا، کیونکہ وہ صرف اس عہد کا ذکر نہیں کرتا جو "ان دنوں کے بعد" قائم ہونا تھا، بلکہ اس سے بڑھ کر وہ مسیح کی بطور سردار کاہن خدمت کی نشاندہی کرتا ہے۔

کیونکہ ایک ہی قربانی سے اُس نے اُن کو جو مقدس کیے جاتے ہیں ہمیشہ کے لیے کامل کر دیا ہے۔ اور اس کی بابت روح القدس بھی ہم کو گواہی دیتا ہے، کیونکہ وہ پہلے یوں فرماتا ہے: یہ وہ عہد ہے جو اُن دنوں کے بعد میں اُن کے ساتھ باندھوں گا، خداوند فرماتا ہے، میں اپنے قوانین اُن کے دلوں میں رکھوں گا اور اُن کے ذہنوں پر انہیں لکھوں گا؛ اور اُن کے گناہوں اور بدکاریوں کو میں پھر کبھی یاد نہ کروں گا۔ پس جہاں ان کی معافی ہے وہاں پھر گناہ کے لیے قربانی باقی نہیں رہی۔ پس اے بھائیو، جب کہ ہمیں یسوع کے خون کے وسیلہ سے قدس الاقداس میں داخل ہونے کی دلیری حاصل ہے، ایک نئی اور زندہ راہ سے جس کا اُس نے پردہ، یعنی اپنے جسم، کے ذریعہ ہمارے لیے افتتاح کیا ہے؛ اور جب کہ ہمارے پاس خدا کے گھر کا ایک بڑا سردار کاہن ہے۔ عبرانیوں 10:14-21۔

وہ دو سو بیس سال، جو مسیح کے ظہور سے متعلق "ماراہ" رؤیا کی نبوت کو نبوتی تاریخ کی "خازن" رؤیا کی پچیس سو بیس سالہ نبوت کے ساتھ جوڑتے ہیں، ان دونوں نبوتی ادوار کے آغاز کو ایک علامتی کڑی کے ساتھ باندھ دیتے ہیں جو انسانیت اور الوہیت کے اتحاد کی نمائندگی کرتی ہے، اور یہی وہ کام ہے جو مسیح تیسرے فرشتے کی تحریک کے دوران ہونے والی تطہیر میں انجام دیتا ہے، اور اس کا نتیجہ وہ عہد ہے جو وہ ایک سو چوالیس ہزار کے ساتھ باندھتا ہے۔

chazon کی روایا، جو ہیکل کی پامالی کی عکاسی کرتی ہے، وہ انسانیت کی وہ روایا ہے جسے گناہ نے باغ عدن میں آدم کی بغاوت کے بعد سے پامال کر رکھا ہے؛ اور marah کی روایا، جو مسیح کے ہیکل کو بحال کرنے اور اسے پاک کرنے کے کام کی عکاسی کرتی ہے، دونوں 22 اکتوبر 1844 کو پوری ہوئیں۔ خدا کے قہر کی دو 2520 سالہ پیشگوئیاں ہیں، جو لشکر اور مقدس مقام کی پامالی کی نمائندگی کرتی ہیں۔

وہ دونوں پیشگوئیاں انسانیت کی پامالی کی نمائندگی کرتی ہیں، جسے مارہ کی رؤیا کے ذریعہ بحال کیا جانا ہے۔ خدا کے اپنی قوم پر وہ دو غضب گرے ہوئے بنی نوع انسان پر آئے والے غضب کی نمائندگی کرتے ہیں، جسے صرف مسیح کے کام—گرے ہوئے ہیکل کی ازسر نو تعمیر اور تطہیر—کے ذریعے ہی بچایا اور بحال کیا جانا تھا۔

دو رجحانات انسان کی اعلیٰ اور ادنیٰ فطرت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ سقوطِ آدم کے وقت ادنیٰ فطرت نے اعلیٰ فطرت پر غلبہ پا لیا، اور مسیح کا انسانوں کے لیے منشا یہ تھا کہ اعلیٰ فطرت ادنیٰ فطرت پر حکومت کرے۔ سقوطِ آدم پر اعلیٰ فطرت ادنیٰ فطرت کی ہوسوں کے تابع ہو گئی، اور خدا

کا منصوبہ اُلٹ گیا۔ بائبل "تبدیلی" سے مراد یہی ہے۔ تبدیل ہونا یعنی یہ کہ اعلیٰ فطرت کا ادنیٰ فطرت پر حاکمانہ مقام پھر سے بحال ہو جائے۔ تبدیل کرنا یعنی الٹ دینا، یا الٹا کر دینا۔

شمالی مملکت کے خلاف پہلا غضب، دراصل اُس کم تر فطرت کے خلاف غضب تھا جس نے سقوط کے وقت اعلیٰ فطرت کو مغلوب کر لیا تھا۔ یہ غضب سب سے پہلے اسی لیے آیا کہ مسیح نے نجات کے کام کو بالکل وہیں سے اٹھایا جہاں اس کی ابتدا ہوئی تھی، اور وہ ابتدا کم تر فطرت کی خواہش سے ہوئی تھی، جو کہ شکم کی ہوس تھی۔ مسیح نے اپنا کام چالیس دن کے روزے سے شروع کیا۔

"مسیح جانتے تھے کہ نجات کے منصوبے کو کامیابی کے ساتھ آگے بڑھانے کے لیے انہیں انسان کی مخلصی کا کام وہیں سے شروع کرنا ہوگا جہاں تباہی کا آغاز ہوا تھا۔ آدمِ اشتیہا کی بے جا تسکین کے باعث گر گیا۔ خدا کی شریعت کی اطاعت کی ذمہ داریوں کو انسان کے دل پر نقش کرنے کے لیے، مسیح نے اپنی مخلصی کے کام کی ابتدا انسان کی جسمانی عادات کی اصلاح سے کی۔ فضیلت میں زوال اور نسل انسانی کی گراؤٹ زیادہ تر بگڑی ہوئی اشتیہا کی بے جا تسکین ہی کے باعث ہیں۔" گواپیاں، جلد 3، 486۔

دوسرا غضب اعلیٰ فطرت کے خلاف تھا، جس کی نمائندگی جنوبی بادشاہت کرتی تھی، جہاں یروشلیم واقع ہے، وہ شہر جسے خدا نے اپنے نام کو رکھنے کے لیے چنا۔ 22 اکتوبر 1844ء کو وہ کام جو مسیح کرنے کا ارادہ رکھتے تھے، اور وہ کام جو وہ اب انجام دے رہے ہیں، حزقی ایل کی دو لاٹھیوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔

جب حزقی ایل کی دو لکڑیاں ہمیشہ کے لیے ایک لکڑی میں ملا دی جاتی ہیں، تو یہ اُس عہد کی نشاندہی کرتی ہے جس میں مسیح اپنی قوم کے گناہ ہمیشہ کے لیے دور کرتا ہے، اور اعلیٰ اور ادنیٰ طبیعتیں اپنے درست مراتب پر بحال ہو جاتی ہیں، اور انسان پھر سے سالم و یکجا ہو جاتے ہیں۔ غیر تبدیل شدہ حالت میں، انسان کی ادنیٰ طبیعت، جس کی نمائندگی 'پہلے قہر' سے ہوتی ہے، انسان کی اعلیٰ طبیعت پر حکمرانی کرتی تھی، جس کی نمائندگی 'آخری قہر' سے ہوتی ہے۔ چنانچہ 'پہلا قہر' شمالی مملکت کے خلاف تھا، جو جغرافیائی طور پر جنوبی مملکت کے 'اوپر' تھی۔

وہ دو سو بیس سال جو مارہ اور خزون کی دو رویاؤں کو ان کی مشترکہ ابتداء میں الوہیت اور انسانیت سے جوڑتا ہے، دونوں اس وقت ایک لکڑی میں یکجا ہو جاتے ہیں جب مسیح ایک لاکھ چوالیس ہزار کے ساتھ تیسرے فرشتے کے کام کو حتمی شکل دیتا ہے۔ یہ جنوبی بادشاہت کے خلاف آخری غضب کی پیشگوئی ہے، جو 1844 میں ظہور کی پیشگوئی کے ساتھ جڑی ہوئی ہے، کیونکہ عہد تبدیلی دل کے وقت ایک نیا ذہن عطا کرتا ہے، لیکن نیا بدن (شمالی بادشاہت) صرف دوسری آمد پر پلک جھپکتے ہی بحال ہوتا ہے۔

دانیال باب گیارہ کی آیت چالیس اختتام کے دونوں اوقات کی نشان دہی کرتی ہے، اور یوں مکاشفہ باب تیرہ کے زمین کے حیوان کی تاریخ کے دوران نبوی تاریخ کے ایک داخلی اور ایک خارجی خط کو نمایاں کرتی ہے۔ اس آیت میں جن سچائیوں کی مہر کھولی جاتی ہے وہ سچائی کے داخلی اور خارجی دونوں خطوط کی نمائندگی کرتی ہیں جنہیں مسیح اپنی قوم کے اندر پہچاننے اور پورا کرنے آیا تھا۔ یہ حقیقت کہ انسانیت جب الوہیت کے ساتھ متحد ہو تو گناہ نہیں کرتی، اُس نور میں ظاہر ہے جو معرفت کی مہر کھلنے کے اثر سے مربوط ہے، اور یہ آخری ایام میں خدا کی قوم کی داخلی سچائی کی نمائندگی کرتی ہے۔ اور وہ نور جو اُن قوتوں کی باہمی جنگ سے ظاہر ہوتا ہے جو دنیا کو ہر مجدون تک لے جاتی ہیں، آخری ایام میں خدا کی قوم کی خارجی سچائی ہے۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

پھر خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا، یوں کہ: مزید یہ کہ، اے ابن آدم، اپنے لیے ایک عصا لے اور اس پر لکھ: یہوداہ کے لیے، اور بنی اسرائیل کے لیے جو اس کے ہمراہی ہیں۔ پھر دوسرا عصا لے اور اس پر لکھ: یوسف کے لیے، یعنی افرائیم کا عصا، اور تمام اسرائیل کے گھرانے کے لیے جو اس کے ہمراہی ہیں۔ اور ان دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر ایک ہی عصا بنا؛ اور وہ تیرے ہاتھ میں ایک ہو جائیں گے۔ اور جب تیری قوم کے لوگ تجھ سے کہیں، کیا تو ہمیں نہ بتائے گا کہ ان سے تیرا کیا مطلب ہے؟ تو ان سے کہہ، یوں فرماتا ہے خداوند خدا: دیکھ، میں یوسف کا عصا جو افرائیم کے ہاتھ میں ہے، اور اسرائیل کے قبائل جو اس کے ہمراہی ہیں، لے لوں گا اور انہیں اس کے ساتھ، بلکہ یہوداہ کے عصا کے ساتھ ملا دوں گا، اور انہیں ایک عصا بنا دوں گا، اور وہ میرے ہاتھ میں ایک ہوں گے۔ اور جن عصاؤں پر تو لکھے گا وہ ان کی آنکھوں کے سامنے تیرے ہاتھ میں ہوں گے۔ اور ان سے کہہ، یوں فرماتا ہے خداوند خدا: دیکھ، میں بنی اسرائیل کو ان قوموں میں سے جہاں جہاں وہ گئے ہیں لے لوں گا، اور انہیں چاروں طرف سے جمع کروں گا اور انہیں ان کے اپنے ملک میں لے آؤں گا۔ اور میں انہیں اس ملک میں، یعنی اسرائیل کے پہاڑوں پر، ایک قوم بنا دوں گا؛ اور ان سب پر ایک ہی بادشاہ بادشاہی کرے گا؛ اور وہ پھر دو قومیں نہ رہیں گے، اور نہ کبھی پھر دو سلطنتوں میں تقسیم ہوں گے۔ وہ پھر اپنے بتوں سے، اپنی مکروہ چیزوں سے، یا اپنی کسی خطا سے اپنے آپ کو ناپاک نہ کریں گے؛ بلکہ میں انہیں ان سب مسکنوں سے جہاں انہوں نے گناہ کیا نجات دوں گا، اور انہیں پاک کروں گا؛ پس وہ میری قوم ہوں گے اور میں ان کا خدا ہوں گا۔ اور میرا خادم داؤد ان پر بادشاہ ہوگا؛ اور ان سب کا ایک چرواہا ہوگا؛ وہ میرے احکام پر چلیں گے اور میرے قوانین کی پابندی کریں گے اور ان پر عمل کریں گے۔ اور وہ اس ملک میں بسیں گے جو میں نے اپنے خادم یعقوب کو دیا تھا، جہاں تمہارے باپ دادا بسے تھے؛ اور وہ، ان کے بچے اور ان کے بچوں کے بچے ہمیشہ کے لیے وہاں بسیں گے؛ اور میرا خادم داؤد ہمیشہ کے لیے ان کا سردار ہوگا۔ اور میں ان کے ساتھ صلح کا عہد باندھوں گا؛ وہ ان کے ساتھ ابدی عہد ہوگا؛ اور میں انہیں بساؤں گا اور ان کی افزائش کروں گا، اور اپنا مقدس مقام ہمیشہ کے لیے ان کے درمیان قائم کروں گا۔ میرا مسکن بھی ان کے ساتھ ہوگا؛ ہاں، میں ان کا خدا ہوں گا اور وہ میری قوم ہوں گے۔ اور قومیں جان لیں گی کہ میں، خداوند، اسرائیل کو مقدس ٹھہراتا ہوں، جب میرا مقدس مقام ہمیشہ کے لیے ان کے درمیان ہوگا۔ حزقی ایل 15:37-28.